

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عـہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول عـہ

نمبر ۱۳ - جلد ۱۰ — لودیانہ ۳۰ - مارچ ۱۸۸۲ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

افغانستان میں بغاوت کے آثار ہر طرف نمودار ہیں = خان ایوب گورنمنٹ انگریزی سے چھٹی لیکر کابل کو روانہ ہوگیا ہے = ایوب خان ہرات پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں سرگرم ہے = حاکم جلال آباد بھی بغاوت کے آثار ظاہر کرنے لگا ہے = کراچی سے لنڈن تک سیدھی راہ جہازوں کی آمد و رفت کے لئے ہوگئی ہے = حالات مصر کی صورت کسیطرح قابل اطمینان نہیں ہے = فرانس نے ظاہر کر دیا ہے کہ ٹیونس کی حالت موجودہ اس قابل نہیں ہے کہ وہاں سے فوج کو واپس بلایا جاوے = مفسدان ہرزگوینا کے لئے سرویہ کے باشندے چندہ جمع کر رہے ہیں = شاہ ایران اور روس کی ملاقات عنقریب ہوا چاہتی ہے = حیدر آباد کے جیل خانہ میں غدر ہوگیا تھا = ایوبخان نے ترکمانی سرداروں کو افغانستان کی طرف روانہ ہوگیا ہے = بھوٹان کا راجہ مرگیا = برہما کی سرحد پر فتور ہوتا جاتا ہے اور چند ڈاکے ہفتہ گذشتہ میں پڑے تھے - قوم بور کے لوگ اپنے سردار سے ناراض ہوگئے امرا ہر میں آجکل آتشزدگی کا زور شور ہے = تجویز ہورہی ہے کہ ایک انگریزی کمپنی کی معرفت مصر میں ہوکر دوسری نہر بنائی جاوے = یمن اور اُسکے تمام گرد نواح کے باشندے سلطان روم کے برخلاف ہتھیار باندھکر کھڑے ہوگئے ہیں = سلطنت روم کا حال اب پھر بگڑتا جاتا ہے = ٹیونس نے ایک عام اشتہار جاری کیا ہے کہ رعایا کو چاہئے کہ جسقدر مال کا نقصان ہوا ہو اپنا اپنا حساب لکھکر جلد پیش کرو اگر واجب ہوگا تو دیا جاویگا = فرانس اور انگلستان کے درمیان تجارتی عہدنامہ تحریر ہونیوالا ہے = ہندوستان کا بجٹ شایع ہوگیا ہے = روس کی فوج میں عورتیں بھی ملازمت کرنے لگی ہیں = سلطان روم برلن کے ساتھ دوستی کا رشتہ گانٹھ رہے ہیں = عصمت اللہ خان غلزئی اور نواب خان کوہستانی سردار کابل میں قید ہوگئے = نواب صاحب بہاولپور ۲ اپریل کو ایک دربار منعقد فرماوینگے = خاص بہاولپور میں ایک اسکول حضور رابرٹ ایجرٹن صاحب کے نام سے جاری ہوگا = محمد حیات خان صاحب بہادر ڈیرہ اسمعیل خان میں اپنے عہدہ پر مقرر ہوگئے ہیں = مجیب الدین تحصیلدار جہلم کا مقدمہ جو رشوت ستانی کے معاملہ میں تھا اور ۲۷ مارچ کو ہونا تھا ملتوی کیا گیا ہے = راولپنڈی میں ۲۷ مارچ کو کثرت سے بارش ہوئی = امرتسر میں ۲۵ مارچ کو حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے ایک دربار کیا اور پٹھانکوٹ ریلوے کی لین کی بنیاد رکھی = امریکہ کے مشہور و معروف ملک الشعرا مسٹر ایچ ڈبلیو لانگ فیلو صاحب فوت ہوگئے ہیں = لنڈن کے ہوس آف کامنس میں لارڈ ہارٹنگٹن صاحب نے فرمایا ہے کہ روئی کے محصول کی معافی ہندوستان کی چاء و کافی کے محصول کی معافی کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے = سرکار برہما نے زنانہ اسکول کی عمارت کیواسطے اپنے خزانہ سے دس ہزار روپیہ دیا ہے = حساب کیا گیا ہے کہ گریٹ برٹن میں پچھلے دس برسوں میں ۱۱ ہزار وار دائیں زہر خورانی کی وقوع میں آئیں = جرمن کے ولیعہد نے زار روس کو لکھا ہے کہ جسوقت آپ شہر ماسکو میں تخت نشین ہوں تو وہاں میں بھی حاضر ہونگا = امیر کابل کے مارے جانے کی خبر جو مشہور ہوئی ہے سو بے بنیاد سی معلوم ہوتی ہے = کابل سے کسیقدر فوج ہرات کی طرف روانہ ہوئی ہے = سید احمد خان صاحب بہادر کی جگہہ کمیشن تعلیم میں اُنکے فرزند سید محمد محمود صاحب داخل ہوئے ہیں = تمام ہندوستان میں نمک کا محصول دو روپیہ من ہوگیا ہے = مدراس میں ایک پارچہ بافی کے کارخانہ میں آگ لگی جس سے مالکان کا بہت نقصان ہوا = سر رابرٹس صاحب فاتح افغانستان آجکل میسور میں ہیں = یکم اپریل سے تمام ڈاکخانوں میں سیونگ بنک جاری ہوگا = چین والے روس سے جنگ کرنیکے واسطے بڑی بڑی تیاریاں کر رہے ہیں = امریکہ میں ہفتہ گذشتہ میں ایک زلزلہ محسوس ہوا جس سے لوگوں کا بہت نقصان ہوا ہے = ہندوستان کے دیسی اخبارات کی طرف سے جو ایڈریس بحضور گورنر جنرل کشور ہند پیش ہوا تھا اُسپر صاحب ممدوح نے اپنی بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے = عدن کے بندرگاہ میں ایک اگنبوٹ جس میں ۱ لاکھ من گندم اور ½ لاکھ من السی کا بیج بھرا ہوا تھا ڈوب گیا ہے = درہ خیبر کے لوگ ہمیشہ لوٹ مار کرتے تھے مگر اب اُنسے صاحب کمشنر نے ایک عہدنامہ تحریر کرایا ہے کہ آیندہ کو ہم پھر ایسے جرم نہ کرینگے = بمبئی میں ایک مجلس اس لئے قایم ہوئی ہے کہ اپنی برادری سے شراب خوری کا انسداد کیا جاوے = بنگالہ کی رپوٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردم شماری میں معلوم ہوا ہے کہ وہاں مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں = رنگون کا اخبار لکھتا ہے کہ شاہ تھیبو اپنی رعایا پر سخت خفا ہو رہے ہیں = ہرزگوینا میں غدر زیادہ ہوتا جاتا ہے = یونان کا ایک جزیرہ پانی میں غرق ہوگیا = روس کا ایک جنرل بغاوت پھیلانے کے جرم میں گرفتار ہوا ہے = مصر کے فوجی افسر ملکی افسروں سے بہت سخت ناراض ہیں = ضلع ندیا اور کرشن نگر میں ہیضہ ترقی پر ہے = خان خیوا عنقریب ہندوستان میں آنے والے ہیں = یورپ میں مشہور ہے کہ اشٹریا اور روس میں بلگیریا کی بابت جنگ ہوگا = آگرہ کالج میں سالگذشتہ کے اندر فی طالب علم پر ایک ہزار دو سو دس روپیہ خرچ ہوا = لاہور کی سنگھ سبھا گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرنے والی ہے کہ پنجاب میں بھی تعلیم زراعت کا مدرسہ جاری کیا جاوے = روسی ہرات کی طرف پیشقدمی کرتے جاتے ہیں = برما کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک ایسی گھانس دریافت کی ہے کہ جس سے عمدہ کاغذ بن سکتا ہے =

نور افشاں

ــــ تھیوسافکل سوسائٹی کا دعویٰ ہے کہ ہم ہندوستان کے مختلف مذاہب اور علوم کے مطالعہ کو ترقی دیتے ہیں۔ مسیحیوں کو نہ صرف اس مطالعہ کرنے میں کچھ اعتراض ہے بلکہ وہ خود اس امر کی نسبت تحقیقات میں کیا بلکہ تدقیقاتوں کو گوارا کرتے ہیں حتیٰ کہ انگلستان اور امریکہ کے اکثر مسیحی ممالک میں سنسکرت و عربی وغیرہ قدیمی علوم یونیورسٹیوں میں دیگر مروجہ علوم کے ساتھ عنان در عنان ہیں۔ پس اس حالت میں اس سوسائٹی کا مذکورہ بالا دعویٰ کچھ بھی پایہ نہیں رکھتا ہے +

پھر اس سوسائٹی کا یہہ دعویٰ ہے کہ ہندوستان کے قدیمی علوم میں بہت سی ایسی صداقتیں موجود ہیں جو نہ تو اور کسی مذہب اور نہ کسی اور لٹریچر میں پائی جاتی ہیں اور جن صداقتوں کی اب اس موجودہ زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔ لیکن برعکس اس دعوے کے مشرقی علوم کے فاضل اجل کسیمولر مونیر ولیمس پروفیسر وسٹی اور اور دیگر مشہور معروف عالم اور تمام باخبر یوروپی اس دعوی بے بنیاد کو تحقیق کے بعد لغو سمجھتے ہیں بلکہ تمام مسیحی دل سے چاہتے ہیں کہ ان قدیمی کتب کا مطالعہ ہووے تاکہ ہر فرد بشر پر روشن ہو جاوے کہ ان کتابوں میں کسیقدر صداقتیں ہیں اور نیز یہہ کہ مختصر فقروں پر سنیوں کے طور پر نہیں بلکہ از راہ تحقیق ثابت ہو کہ ان کتابوں کی واقعی قدر کیا کچھ ہے +

اس سوسائٹی کا یہہ بھی دعویٰ ہے کہ منجملہ اور غرض الغرض ایک غرض اسکی یہہ ہے کہ یہہ تمام آدم زاد کو ایک ہی برادرانہ لڑی میں پرودتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جاوے اور اس سوسائٹی کے مسایل کا مقابلہ ہو تو یہہ دعویٰ بالکل لغو بے بنیاد ثابت ہوگا۔ اس سوسائٹی کا ہر ایک مذہب کو قبول کر لینا۔ بدھ مذہب ویدانتی افلاطونی آتش پرستی کو ایک ہی نظر سے دیکھنا۔ ذات پات کی طرف رجوع اس امر کا سخت ذرا بھی کچھ بھی خیال نہ کرنا ایک ظاہری شراکت پیدا ہوتا ایک قلبی اتحاد ہے۔ اور اگر تمام آدم زاد الٰہی صداقت کے پیرو ہیں تو تھیوسافیکل باہمی برادرانہ ارتباط کا شہرہ حرف ادوازہ دعل ہے۔ مسیح نے بھی اس مسئلہ کی تعلیم دی ہے اور اگر تعصب کو چھوڑ کر کوئی شخص دیکھے تو اسکو خوب طور سے معلوم ہو جائیگا کہ اس امر کا ظہور مسیح کی تعلیم کے واقعی اثر کا ثبوت ہے۔ کیا یہہ الیسی تعلیم کا اثر نہیں ہے جو اکثر اہل فرنگ اور اہل امریکہ کو غیر ممالک میں مسیح کی منادی کی غرض سے زر کثیر خرچ کر کے بھیجوا دہ کرتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ اس سوسائٹی کے اصولوں کے برعکس مسیحی اصول یہہ ہے کہ کل آدم زاد جنوبی آدم خوردہ لیکر یورپ کے بڑے فاضلوں تک خدا کے حضور گنہگار ہیں۔ اور مسیح کی مدد کے محتاج۔ اور کہ اہل ہند و اہل چین وغیرہ وغیرہ اس معاملہ میں یکساں ہیں۔ پس ان لوگوں یا ان مذہبوں کو حقارت کرنے کے بجائے رحم اور برادرانہ الفت ظاہر کرنا مسیح کی تعلیم کا ظہور نہیں ہے۔ زمانہ آپ دکھلا دیگا کہ اس سوسائٹی نے باہمی برادرانہ ارتباط کو مسیح کی نسبت کسقدر زیادہ ترقی دی ہے +

اس سوسائٹی کا ایک بڑا بھاری اصولی مسئلہ یہہ ہے کہ انسان گیان یا علم سے کاملیت تک پہونچ سکتا ہے لیکن مسیح کا قول اس امر میں یہہ ہے کہ انسان کی کم علمی اس امر کا باعث نہیں کہ وہ خدا کی طرف راغب نہیں ہوتا بلکہ یہہ کہ اسکی ذات میں خرابی پڑ گئی ہے۔ پس مسیح کے قول کے مطابق انسان کا دل تجدید کا محتاج ہے۔ پس ظاہر ہے کہ الکاٹ و مسیح کی تعلیم بالکل مختلف ہے۔ پس زمانہ آپ ہی بتلا دیگا کہ انمیں سے کون علم صداقت کی جانب ہے +

ــــ یہودیوں میں ایک کہاوت ہے کہ جو شخص اپنے لڑکے کو دستکاری نہیں سکھلاتا ہے تو گویا اسکو چور بناتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک لڑکا دو برس کی عمر کا ہو کر کوئی نہ کوئی دستکاری سیکھنے لگتا ہے کہ جسکے وسیلہ سے وہ اپنی پرورش کرنے لگے۔ ملک جرمنی میں ایک شہزادے نے خرادی کا کام سیکھا ہے۔ اور اگر اسکی میراث جاتی رہے تو وہ اسکام سے بخوبی اپنا گذارہ کر سکیگا۔ اور اسکا بڑا بیٹا پرنس ولیم ایک اچھا دستکار ہے اور ایک اور شہزادے نے جو مر گیا ہے جلد گری کا کام سیکھا تھا +

ہمارے ملک کے امیر لڑکوں کو تو کیا بلکہ خود ہی کوئی کام کرنا پسند نہیں کرتے اور اگر اپنے لڑکوں پر کچھ مہربانی کرینگے تو نکاہل و تساہل کا عادی بنا دینگے +

ہم اور ہماری تعلیم

اس مسلم الثبوت امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ گورنمنٹ ہند ہندوستانیوں کو جس قدر فیاضی سے تعلیم دے رہی ہے کسی گورنمنٹ نے دنیا کے پردہ پر اپنی نوآبادیوں یا مضافات کی رعایا کو اس فیاضی سے تعلیم نہیں دی۔ افسر اعلیٰ تعلیم ڈریپل ڈریڈ وغیرہ مستعد کس بادشاہ کی وقت میں اس ملک کے متوسطے تعلیم کو [illegible] انکا ہمکو شکریہ ادا کرنا چاہئے اگر شاکر نہ ہوں تو کفران نعمت ہے۔ لیکن غور کا مقام یہہ ہے کہ اس سررشتہ تعلیم میں ہمارے ملک کی خواہش اور ضرورت کے موافق اصلاح کی جگہہ ہے یا نہیں بے شک ہے +

بہت بڑی بحث آجکل یہہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم میں ہندوستانیوں کو ترقی کرنا اور گورنمنٹ کو اعانت دینا چاہئے یا ابتدائی تعلیم میں۔ اکثر حکام اعلیٰ کی رائے ہے کہ گورنمنٹ اپنے فرض سے ادا ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ نے اسقدر عرصہ دراز تک طلبہ کو اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی۔ اب ہندی بخوبی سمجھنے لگے کہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے فواید کیا ہیں۔ لہذا انپر فرض ہے کہ اپنے ہموطنوں کے فایدے کی غرض سے خود کالج مقرر کریں اور گورنمنٹ کو چاہئے انکے ساتھ اسقدر رعایتیں کرے جنکو روشن کریں۔ سرکار ابتدائی اور متوسط درجہ کی تعلیم دے اور ملک خود چندہ جمع کر کے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرے۔ اس سے دو فایدے متصور ہیں ایک یہہ کہ رعایا اس کار خیر میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیگی۔ اور دوسرے یہہ اپنے ہموطنوں کے دلوں کو نور علم سے منور کرینگی۔ اسی سبب سے گورنمنٹ نے کئی کالج جابجا شکست کر دے مگر افسوس ہے کہ اہل ہند نے ان کالجوں کے طالب بے جان میں از سر نو جان نہ ڈالی۔ دہلی کالج۔ بریلی کالج بنارس کالج کی شاخ سنسکرت اور فی الحال آگرہ کالج کے لئے چاہئے اہل وطن سے خاک انتظام نہ ہو سکا۔ حالانکہ دیسی جماعت نے بہت کچھ ٹل بچا یا تھا۔ اب گورنمنٹ کو یہہ کہنے کا موقع ملا کہ اگر تم لوگ اعلیٰ درجہ کی تعلیم سے ایسے عاشق دلدادہ ہو تو ان کالجوں میں ایک تو قایم رکھا ہوتا۔ تاکہ اس ملک کی عزت ظاہر ہو لیکن گو الزام امرا اور رئیس گوار کا حقہ کوشش کرتے تو ستی سکو رہتی +

ہندی اعلیٰ درجہ کی تعلیم پاکر اپنے حقوق کو کہیں زیادہ سمجھنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اہل وطن اعلیٰ درجہ کی تعلیم پائیں اور انگریزی

غلطی — ہمارے کاتب کی غفلت سے ثبت ہوا اخبار تیرہویں نمبر میں جن کا لاحظہ فرما کر ناظرین معاف فرماویں -

ہیں پوری استعداد حاصل کریں۔ ہم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ ہمارے ملک میں کالج کم ہوں مگر ساتھہ اسکے ہم افسوس کے ساتھہ دیکھتے ہیں کہ اس عہد ہندوستان میں اولوالعزمی بہت ہی کم ہی۔ یہہ تو رعایا کی نسبت ہمارے تھی۔ اب گورنمنٹ کی خواہش سے اس درجہ واقفیت ہوئی ہو کہ اعلٰی درجہ کی تعلیم کے ذمہ دار خود ہندی ہی سمجھے گئے تاہم ادنٰی درجہ اور اوسط درجہ کی تعلیم میں گورنمنٹ کی خاص حکمت عملی سے ترقی ہوگی اور وہ یہہ ہو کہ گورنمنٹ اشاعت تعلیم کی غرض سے گانوں گانوں میں دیسی زبانوں کے مدرسے کثرت سے قایم کئے گئے۔ کسانوں۔ غریب برہمنوں۔ مفلس کایتوں۔ لُہاروں موچیوں ادنٰی ادنٰی دوکانداروں کے لڑکے دیسی زبان میں تعلیم پاتے ہیں اور جہاں وہ شدبد حساب اور جغرافیہ بھی جاننے لگتے ہیں۔ بعض بعض قصبوں میں ایسے اسکول بھی ہیں جہاں کسیقدر انگریزی پڑھائی جاتی ہو مگر دریافت کرنا چاہئے کہ اس سب کا نتیجہ کیا ہو۔ انگلستان میں بیشتر لوگوں کے یہہ خیالات تھے کہ تعلیم کا نتیجہ بعض آدمیوں کے حق میں مضر ہو یعنے کہ جو لوگ زراعت کرتے ہیں یا دستکاری اور صناعی کیطرف راغب ہیں۔ وہ بغیر تعلیم کے بھی اپنے پیشہ کا کام انجام دے سکتے ہیں بلکہ ممکن ہو کہ تعلیم پاکر اُن کی قناعت جاتی رہے۔ ہندوستان کی حالت پر اگر غور کیا جاوے تو یہہ قول کسیقدر صادق آتا ہو کسانوں لُہاروں اور کاریگروں اور دوکانداروں کے لڑکے تھوڑی سی تعلیم پاکر اپنے پیشہ کو ذلیل سمجھنے لگتے ہیں اور ذلیل سمجھکر اُن سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ یا اگر بدرجہ مجبوری آبائی پیشوں کی طرف مخاطب ہوئے تو بیدلی کے ساتھہ کام کرسکتے ہیں اور قناعت جاتی رہتی ہو اُن کو شوق ہوتا ہو کہ جسطرح ممکن ہو بابو بن جائیں کسی دفتر میں نوکری پائیں اور سرکاری ملازم مشہور ہوں۔ پس ہمارے ناقص علم و تقین میں اگر صنعت و دستکاری اور زراعت کے مدارس کھولے جائیں تو یہہ شکایت کیقلم رفع ہو جائے۔ اعلٰی درجہ کی تعلیم کی قلت سے جو روپیہ بچے وہ اس کار خیر میں صرف کیا جائے تو کیا ہی اچھا ہو ✤

ایک خرابی اور بھی ہو اور ہم چند بار ناظرین کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں کہ اعلٰی درجہ کی تعلیم پاکر اہل ہند عموماً سرکاری نوکری پر جان دیتے ہیں مگر تجارت اور ترقی صنعت کو ذلیل سمجھتے ہیں یہہ بڑی مصیبت ہو۔ ہندیوں کو ابھی یہہ خیال نہیں ہو کہ دنیا کے مختلف ملکوں سے وہ اشیاے اپنے میں لائیں جنکی یہاں قلت اور ضرورت ہو۔ بس نوکری پر جان دیتے ہیں اور اب اسقدر نوکریاں آئیں کس کے گھر سے عسرت اور افلاس کا ایک سبب خاص یہہ بھی ہو لیکن جب آگے تعلیم عام سے عوام کے دل منور ہو جائینگے اور عام تعلیم اپنا اثر قوی دکھلائیگی تو یہ نفرت اور وحشت اسوقت اطفال اہل پیشہ کو ہو وہ نفرت قایم نہ رہ سکیگی ✤

ایک علی اور مسٹر صاحب کا قول ہو کہ اہل بنگال میں بہت سے وصف ہیں مگر افسوس ہو کہ جن کاموں میں قوت جسمانی کی ضرورت ہو وہ اُنکے مزاج سے کوسوں دور ہو اور ایک اور غلطی ہو جسمیں اس ملک کے لوگ اور اعلٰی طبقہ کے لوگ مبتلا ہیں یہہ ہو کہ وہ کسی قسم کی تجارت اور صنعت کیطرف مایل ہونا شایان شان نہیں سمجھتے ہیں اُنکے نزدیک یہہ دونوں پیشے عالی خاندانی کے برخلاف ہیں انگلستان کے امیرزادے اور رئیس زادے اسکو عیب نہیں سمجھتے ہیں کوئی رئیس زادہ کنیڈا میں جاکے گیہوں بوتا ہو کوئی سیلون میں قہوہ کی زراعت کرتا ہو کوئی ہندوستان میں چاء کی کاشت کرتا ہو کوئی اسٹریلیا میں سوداگری کرتا ہو کوئی مولشی پالتا ہو۔ اس نصیحت پر ہم سب کو عمل کرنا چاہئے سرکاری نوکری پر اُدھار کھا بیٹھنا جوہر انسانیت نہیں ہو۔ غرض یہہ ہو کہ عزت و توقیر کے ساتھہ زندگی بسر کرے اور عزت و توقیر صرف سرکاری ملازمی ہی میں نہیں ہو ✤

مراسلات

میخواری کی ممانعت پر

پنجاب میں جناب پادری ڈی ڈبلیو طامس صاحب ایم اے کا دورہ اور اُن کی تھمپرینس لکچروں میں اُن کی گفتگو

صاحب ممدوح الاوصاف امریکن میتھوڈسٹ اپسکوپل چرچ روہیلکھنڈ اور اودہ کے متعلق ہیں۔ چونکہ خدا نے اُن کو اپنی مہربانی سے اہل ثروت کیا ہو اسلئے باوجودیکہ وہ اپنی روحانی اور جسمانی طاقتیں خداوند عیسیٰ مسیح کے جلال کے ظاہر کرنے میں قربان کر رہے ہیں مشن سے کچھ وظیفہ نہیں لیتے۔ علاوہ اسکے صاحب موصوف مشن مذکور کے ٹرزرر اور بریلی (روہیلکھنڈ) تھیولاجیکل کالج کے پرنسپل ہیں۔ اور اگر ذرا اور بھی مفصل کہیں تو کالج مذکور کے بانی مبانی اور اُسکے باعث ہیں ✤ صاحب موصوف نے باوجود اس عدیم الفرصت کے کئی ایک نادر و نادر کتابیں بھی اُردو زبان میں تصنیف کرکے مشتہر کی ہیں اور تصنیف کر رہے ہیں۔ چنانچہ اُن کی پہلی تصنیف ✤

(۱) تفسیر پیدایش ہو۔ یہہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت کی پہلی کتاب گویا کتاب مقدس کا پہلا صحیفہ توریت ہو۔ ہمارے ملک کے محقق علامہ فرازیل مولوی سید احمد خاں بہادر بالقابہ نے بھی اسی صحیفہ کی چند باتوں کے اصول اسلام کی طرز پر تفسیر لکھی ہو۔ مگر اُن کے اعتراض جناب پادری طامس صاحب کی تفسیر سے بیجا ثابت ہوئے ہیں۔ مثلاً کلنسو (سابق بشپ) کے شبہات جو انہوں نے موسیٰ کے اُس صحیفہ پر کئے ہیں بالکلیہ دفع ہو جاتے ہیں۔ (ہم اسپر ایک علیحدہ ریویو لکھینگے) اُن کی دوسری تصنیف ✤

(۲)۔ **تشریح التثلیث** ہو۔ ہمنے اس مشکل اور نازک مسئلہ کے بیان میں بہت سی تصنیفات دیکھیں جو ہمارے پاس موجود اور محفوظ ہیں اور یہہ کہ مختصر بھی دیکھیں اور اوسط درجہ کی بھی اور نہایت مفصل اور مطول بھی۔ لیکن ہم اپنے علم اور یقین میں ڈاکٹر فانڈر صاحب مرحوم کی تصنیف مفتاح الاسرار کے تحقیق کی بلندی اور صداقت کے قایل ہیں۔ ہم یہہ بھی سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب مبرور نے پروفیسر رام چندر صاحب دہلوی مبرور کے اسی اہم مطلب پر تصنیف کے سوا اس مسئلہ کے بیان میں کوئی عقدہ باقی نہیں چھوڑا لیکن تشریح التثلیث کے مطالعہ سے ہمکو معلوم ہوا کہ یہہ تصنیف بھی اُسی زمرہ اور اعلٰی سلسلہ میں شامل ہونے کے قابل ہو جو ڈاکٹر فانڈر صاحب و پروفیسر رام چندر صاحبان مرحوم پر ملجا ختم ہو۔ تثلیث اقدس کا بیان ایک ایسا میدان ہو جسمیں ہمکو اہل اسلام ہی کے ساتھہ مقابلہ نہیں کرنا پڑتا بلکہ کم و بیش ہر اہل مذہب سے مقابلہ کرنا پڑتا ہو۔ (ہم اسپر بھی علیحدہ نظر ثانی ارقام کرینگے) جناب پادری طامس صاحب کی تیسری تصنیف ✤

(۳) **معجزات حق و باطل** ہو۔ ہمارے فرازیل مولوی سید احمد خاں بہادر بالقابہ نے اپنی پرزور تفسیر قرآن میں معجزات کا ایسا وسیع مباحثہ لکھا ہو کہ جس سے بیچارے دیسی عیسائی ہی حیرت کے عالم میں نہیں ہیں بلکہ خود اہل اسلام بھی دنگ اور متفکر ہیں۔ اگر سید صاحب بلحاظ اپنے ہی دین کے ابطال معجزات



کی کوشش کرتے جو بیجا اور درست تھی عیسائیوں کو اُس سے کچھ سروکار نہوتا۔ لیکن اِن حضرت نے تو معجزے کے اصل اصول پر ایسی بحث کی ہے کہ عیسائیوں پر لازم آتا ہے کہ سید صاحب ممدوح کے اس قرض کو معہ سود ادا کریں۔ ہندوستان میں اس مسئلہ کی ایسی شہرت ہے کہ کسی اور مسئلہ کی آج کے زمانہ میں کم ہوگی بلکہ ہوگی پادری طامس صاحب نے بہت بلند تحقیقاتوں بلکہ اعلیٰ تدقیقاتوں سے ثابت کرکے دکھلا دیا ہے کہ کتاب المقدس کے معجزات حق اور (نیچر) قانون قدرت کے عین موافق تھے۔ ہمارے نزدیک اگرچہ ایسے مسئلے انسان کی نجات سے چنداں تعلق نہیں رکھتے تو بھی کتاب المقدس کے بیانات ہرگز ہرگز خلاف صداقت نہیں ہیں۔ صاحب ممدوح نے اس میدان کو بخوبی صاف کر دیا ہے اور ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسا نادر رسالہ انجیلی واعظوں کا ہی مددگار نہیں بلکہ حق کے سچے متلاشیوں کا بھی ہے۔ (ہم اس نہایت مفید رسالہ پر بھی مفصل نظر تحریر کرکے مشتہر کرینگے) غرض کہ صاحب موصوف کی چوتھی تصنیف (تفسیر خروج یعنی موسیٰ کی دوسری کتاب توریت) بھی طیار ہے جو جلد مشتہر ہوکر نظر ناظرین سے گذریگی +

اب ہم اپنا اصل مطلب پھر کرتے ہیں۔ پادری صاحب ممدوح آجکل پنجاب میں بھی تشریف لائے جنہوں نے لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور کے ٹی ٹوٹلر لوگوں کے مجمعوں میں دل پر کام کرنے والے لکچر دیئے۔ میتھوڈسٹ لوگوں کے اکثر منتخب واعظ اور متکلم دل کی تبدیلی کے مسئلہ پر ہوگا کا صیغہ استعمال نہیں کرتے بلکہ ہے کا کلمہ برتتے ہیں۔ ایسا ہی لکچر پادری صاحب ممدوح کا دل کامل طور پر بدلا ہوا پایا گیا اُن کی گفتگو میں ایک اثر ہے جو اٹریکشن (جذب) کی خاصیت رکھتا ہے۔ میتھوڈسٹ حضرات نے جنمیں اکثر کیا بہ تمامہ اہل یورپ ہی ہوتے ہیں مسیحی دین کی تقلید میں ایک بڑا رخنہ ڈالا ہوا ہے۔ انکا انتظام کچھ روحوں کے بچانے سے کم نہیں علاوہ اسکے ٹی ٹوٹلر صاحبوں کے لئے کسی ایسے واعظ کی ضرورت نہیں جو صرف علم الیقین (مسئلہ کل حقیقہ) سے ہی دلایل لاکر پھر پورا کر دیتا ہو۔ بلکہ انکو ایک ایسے متکلم کی اشد ضرورت ہے کہ جنمیں خود حق الیقین (اکسپیرینس) بھی موجود ہو تاکہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا اہل علم اور اعلیٰ ہی درجہ کا متقول اور عالیجاہ ہوکر اس بدعت بلکہ روح کے برباد کرنیوالی خرابی سے مبرا اور منزا ہوکر تقدیس کے مرتبہ تک پہنچا ہوا ہو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ پادری طامس صاحب میں یہہ جوہر اور صفات ہیں۔ اس نظر سے انکا انتخاب اس کام کے لئے نہایت موزوں اور شایاں ہے۔ راقم ضمیمہ

بقیہ عدم ضرورت قرآن پر منشور محمدی کے الزامی اعتراضوں کا جواب

پھر جو کچھ ازیں جانب اللہ دیا صاحب کی اُن مثالوں کے جواب میں لکھا گیا تھا جنکا آپ نے دوبارہ اور سہ بارہ اور پانچ بارہ لکھا جانا پیش کرکے قرآن میں مضامین بائبل وغیرہ کے تکرار کے لئے عذر ڈھونڈھا تھا انکو آپ کہتے ہیں معہ رد الجواب بیان کرتا ہوں۔ اور آپ کے جواب حسب ذیل ہیں +

قولہ۔ بھلا پادری صاحب یہہ تو خداوند تعالیٰ نے خاص قوم بنی اسرائیل کی خاطر دوبارہ احکام توریت مقدس میں نازل فرمائے کیا آپ عیسائی صاحب بھی خاص قوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہو کیونکہ سوائے توریت کے عیسائیوں کی خاطر بھی وہی حکم حرمت خونی میں سہ بارہ انجیل اعمال ۱۵-۲۹ میں موجود ہے +

واضح ہو کہ انجیل میں اُس حکم کے سہ بارہ بیان کئے جانیکی قوی وجہہ اور ضرورت بیان کی گئی تھی۔ شاید اُسپر سے نظر پھسل گئی ہو اسلئے آپکے سوال کا پھر جواب دیا جاتا ہے۔ اوّل یہودی کلیسیا کے خارج ہونے پر مسیحی کلیسیا قایم ہوئی تو وہ خصوصیت لزوماً موخر پر تبدیل ہو آئی۔ اور اُسکے موافق لکھا ہے کہ تم بھی زندہ پتھروں کی مانند روحانی گھر بنتے جاتے ہو اور کاہنوں کی مقدس جماعت ہوتے جاتے ہو تاکہ روحانی قربانیاں جو یسوع مسیح کے وسیلے خدا کو پسند ہیں گذرانو۔ تم چنا ہوا خاندان بادشاہی کہانت مقدس قوم اور خاص لوگ ہو۔ تاکہ تم اُسکی خوبیاں ظاہر کرو۔ جسنے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا۔ تم آگے قوم نہ تھے پر اب خدا کی قوم ہو الخ۔ (۱ پطرس ۲-۵-۹ و ۱۰) پھر نامہ رومیوں کو ۹-۲۴ و ۲۵ و ۲۶۔ یعنے ہمیں جنہیں نہ فقط یہودیوں میں سے بلکہ غیر قوموں میں سے بھی بلایا چنانچہ ہوسیع کی کتاب میں یوں کہتا ہے کہ میں غیر قوم کو اپنی قوم کہونگا اور اُسے جو پیاری نہ تھی پیاری کہونگا الخ۔ سو دیکھو کہ خدا نے عیسائیوں کو خاص قوم کر لیا ہے دعویٰ کرنا تو بجائے خود رہا۔ دوم مسیح میں احکام رسمی ختم ہوئے اور یہہ حکم پھر انجیل میں بیان نہ کیا جاتا تو انہیں میں گردانا جاتا اور پابندی ہوتی بلکہ چونکہ اس حکم کی زیادہ تکمیل منظور تھی خدا نے اُسے انجیل میں پھر درج کروایا۔ اور یوں اوروں میں سے اُسے دوام بخشا۔ پس قرآن پھر بھی جوں کا تیوں فضول ہی رہا +

قولہ۔ جب عیسائیوں کو مخصوص قوم کے سوائے سہ بارہ ہی حکم صادر ہوئے اگر آنحضرت محمد رسول اللہ کو بہ سبب اولاد ہونے حضرت ابراہیم کے چوتھی بار احکام نازل فرمائے تو پادری صاحب کا کیا حرج ہے +

بیان بالا سے معلوم ہو گیا کہ عیسائی مخصوص قوم کے سوا نہیں بلکہ اب مخصوص قوم یہی ٹھہرائے گئے ہیں۔ اسلئے اس طرف سے آپ کی بات کو شکست ہے۔ اور پھر جبکہ وہ پہلے رسوم اور نشانیاں مسیح میں پوری ہو گئیں جس تکمیل کا ثبوت انجیل میں خدا نے نہ فقط قولاً بلکہ فعلاً بھی ظاہر کیا ہے اور جبکہ قوم مسیحی میں نسل ابراہیم کے لئے کو ضایع کیا اور ایمان مسیحی پر قومی خصوصیت ٹھہرائی گئی جس خصوصیت میں دنیا کی ہر ایک قوم شریک ہو سکتی ہے تو پھر لونڈی والی اولاد کو جو وعدے کے فرزند نہیں ہیں پھر وہی احکام نازل فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور اسمیں پادری صاحب کا کچھ حرج نہیں ہے حرج تو قرآن کا ہے جو بلا ضرورت اُن احکام اور احوال سے اپنے وحی کا خم بھرتا ہے اور یوں اپنے تئیں فضول ٹھہراتا ہے +

قولہ۔ یہہ پادری صاحب کا محض جھوٹھ ہے اگر پادری صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہم کو توریت میں نشان دیں جہاں اللہ صاحب نے قوم بنی اسرائیل کو یہہ فرمایا ہو کہ تم پہلے انبیا علیہم السلام کے حکموں کو جو پہلے اُنکو بذریعہ الہام عطا کئے ہیں ہرگز عمل نہ کرو +

معلوم ہوتا ہے کہ بندہ نے اس امر کو بخوبی ظاہر کیا تھا کہ اس حکم کی تکرار توریت میں خاص سبب سے ہوئی تھی۔ اور کہ جو کچھ توریت میں مندرج ہوا وہی بنی اسرائیل کے لئے قانون ہدایت تھا اسپر اللہ دیا صاحب مجھے جھوٹا کہتے ہیں مگر جھوٹھ ثابت نہیں کرتے ہیں کیونکہ یہہ بات تو آپ نے ثابت کرنی تھی کہ دیکھو فلاں مقام جہاں خدا نے سوائے توریت کے علاوہ احکام پر جو توریت میں نہیں لکھے گئے اور پہلوں کے فرمائے ہوئے ہیں عمل کرنے کو فرمایا ہے۔ مگر خیر دیکھو استثناء ۵-۳۳ تم بالکل اُسی راہ پر جو خداوند تمہارے خدا نے تمہیں فرمائی چلے جاؤ۔ اور بھی دیکھو ۴-۲ اور ۱۱-۱۲ پس صاحب آپ ہی پھر سوچ کر جھوٹا میں ہوں یا آپ ہیں



قولہ - اب میں پادری صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ ایک ہی مضمون کو دو دفعہ بیان کرنا دو حال سے خالی نہیں - یا تو اللہ صاحب کو اسی مضمون کی تاکید زیادہ بیان کرنا منظور تھی اسواسطے یہہ مضمون بار بار بیان کی گئی سو یہی تاکید قرآن شریف کے احکام بیان کئے جانے پر تصور کیجائے - یا پہلے حواری کے بیان کا اعتبار نہیں تھا جو دوسرے یا تیسرے بیان کنندہ کی حاجت ہوئی +

یاد کر و صاحب کہ بندہ نے آپ کے اعتراض سے پہلے بیان کیا تھا کہ نبوت کے معاملہ میں حضرت محمد کی کیا حیثیت ہو - یعنے پہلی باتوں کی تاکید یا تصدیق کرنیکے لایق نہ تھے - اور نہ اس امر کی ضرورت باقی تھی - اور جسوقت یہی تو سوال ہو کہ جسحال وہ پہلے الکلام اور واقعات طرح بطرح مسلم الثبوت تھے - تو ذاتی تکرار اور تصدیق کی مطلق ضرورت نہ تھی - اور آپ وہی حضرت کے لئے پناہ ڈھونڈھتے ہو - اور یہہ خیال نہیں رکھتے کہ قرآن کی تفسیر ہی کیا ضرورت تھی - ای ناظرین بیشک بڑے غضب کی بات ہو اگر بائبل کے ہوتے ہوئے خدا قرآن جیسی کتاب نازل کر دیوے - اگر الہام بائبل سچ ہو تو بیچ پچ اور بس ہو اور قرآن جو اس لگے کہتا ہو کہ حق ہم ہیں تو اسکو محمد پر باقی کیا شک ہو - آؤ ایسی فضول کتاب سے کنارہ کش ہو - اور بائبل کو اپنا ہادی بے مطلق مانوں +

راقم جی ایل ٹھاکر داس لپسرور ضلع سیالکوٹ

ایک سرسری نظر

عدم ضرورت قرآن پر

مولفہ پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب مشنری پسرور ضلع سیالکوٹ جو قرآن اور اسلام کی نسبت نرالے ڈھنگ اور انوکھے تماشے پر رائے دینیوالے مندرجہ حاشیہ مصنفوں کے سوا ہم نے کسی

(۱) ڈاکٹر مغفور و میرور فانڈر -
(۲) مسر ولیم میور بالقابہ -
(۳) پروفیسر مرحوم رامچندر دہلوی -
(۴) مولوی سید عبداللہ -

اور کے خیالات بکلی تحقیقاً ہیں اور غیر تحقیقاً نہیں دیکھیں ہاں مولف مندرجہ عنوان ایک ایسا مولفی ہو کہ مندرجہ حاشیہ سلک میں پروئے جانیکے قابل نظر آتا ہو - اگر اس مسیحی متکلم کو سنن کے اور کاموں سے ذرا فرصت ملے تو ہمارے نوجوان اہل اسلام کے لئے کچھ کر کے دکھا سکتا ہو +

ہم نے عدم ضرورت قرآن کے مضامین کا اخبار **نور افشاں** لودیانہ پنجاب میں ایک مسلسل سلسلہ دیکھا جو نمبر اول سے بارہ تک ہو - اور اُس کے بعد کئی نمبر بھی دیکھے لیکن غیر مسلسل - ہنوز یہہ سلسلہ جس کو بلحاظ زمانہ حال کے جیسی مولوی **سید احمد خان بہادر بالقابہ** کی تفسیر قرآن بڑا زور دکھا رہی ہو زرین سلسلہ کہنا چاہئے ختم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا دیکھئے کہانتک چلے - جہانتک چلا ہو نہ صرف مسیحی عینک سے ہی حیات ابدی کی راہ سے گم شدگان کو اُسکے چشمہ پر بجا نظر آ رہا ہو بلکہ بعض اہل اسلام بھی عشش کرتے ہیں - کاش کہ یہہ جلد رسالہ کی صورت میں ہو کر ہمارے لخت جگر نور چشم نوجوان اہل اسلام کے واسطے ایک لائق تحفہ ہو +

اس سوال کا جواب کہ آیا عدم ضرورت قرآن کے مضامین میں ہی کیا اُسوقت دینگے کہ جب ہم اسپر **ایک عمیق نظر** لکھینگے اسوقت ہم صرف یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ زمانہ حال کے اہل اسلام کا ایک سلسلہ جو حاشیہ میں درج کیا جاتا ہی پہلے اس سوال کا جواب دیں کہ حیات ابدی کی نسبت کتاب مقدس میں کیا نہ تھا کہ قرآن یا صاحب قرآن لاے - پس اس سوال کے جواب پر منطقی نیچر کے **قانون کے مطابق ٹھیک ہو اس** مباحثہ کی لغزشیں شایستہ نوجوان اہل اسلام میں سے گھٹ جائیگی اور بعض مسیحیوں

اول - آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ -
دویم - مولوی سید محمد مہدی علیخان صاحب بہادر - معتمد مدار المہام دولت آصفیہ حیدر آباد دکھن -
سوم - مولوی محمد چراغ علیخان صاحب بہادر فنانشل کمشنر - دولت آصفیہ حیدر آباد دکھن -
چہارم - مولوی میرزا فتح محمد بیگ صاحب رئیس پٹی - اسسٹنٹ ٹھسور ضلع لاہور پنجاب -
پنجم - میرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب -

ہی نام کے مصنفوں کی سر دردی بھی کم ہوجائیگی - صرف ایک لاشم کے سود گر کے کہنے سے کیا ہوتا ہو کہ گویا اسلام کے نبی لس بنا یسوع المسیح کے ایک

+ واضح ہو کہ بہت عرصہ سے ہمارا بھی خیال تھا کہ یہہ لاوز سلسلہ رسالہ کی صورت میں ہو کر شایع ہو چنانچہ ہم نے اخبار نور افشاں میں اس رسالہ کی بابت اشتہار بھی برائے خریداران شایع کئے تھے اُس پر بہت سی درخواستیں آ چکی ہیں اور اب یہہ رسالہ زیر طبع ہی اُمید ہو کہ بہت جلد تیار ہو جائیگا ایڈیٹر -

ایسے بچے گراہ ہیں کہ اگر وہ خروج نہ کرتے تو مسیحی دین کا حال اس رونق پر (ہندوستان میں) نہ ہوتا +

ایک مسیحی متکلم نے جواب گویا دنیوی امور میں مستغرق ہو ایک زمانہ میں ارادہ کیا تھا کہ - قرآن کی اُن تعلیمات کا حصہ الگ کرنا چاہئے جنمیں انتخاب یا اقتباس کتب مقدسہ سے (خواہ صحیح طور پر چاہئے غلط فہمی سے وہ انتخاب بانئے اسلام نے کیوں نہ کیا ہو) ہی - اور پھر اُن تعلیمات کا حصہ بھی علٰحدہ ہونا ضرور ہو جو عرب کے نبی نے صابئین وغیرہ وغیرہ مذاہب اور یہودیوں کی حدیثوں کی کتابوں تالمود اور گارہ سے لیکر قرآن میں درج فرمائے ہیں - اِن انتخاب اور اس قسم کے اقتباس سے جو حصہ قرآن کا بچ رہے یا یوں کہیں کہ جہاں سے وہ انتخاب ہوئے ہو سے کا پتہ نہ چلے اُس کو خاص تصنیف محمد صاحب سمجھنا چاہئے - افسوس کہ اُس بیچارہ کو پھر فرصت نہوئی اور نہ اب ہو کہ اس ارادہ کو پورا کرے - امید ہو کہ اُنکے واجب التکریم بھائی پادری ٹھاکر داس صاحب اسکو بھی پورا یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس ارادہ کا تکملہ کرینگے +　　راقم مبہم

خط

عطوفت نشان صاحب نور افشاں زاد عنایتکم

بعد ازادائے آداب و نیازمندی گذارش خدمت آنکہ - کہ مولوی سلیم اللہ کے شعروں کے حل کرنے میں میں نے بھی قلم کو ہنی کم بیانی کا لب اظہار بنایا ہو - مگر آپ کی عام مہربانی اس رطب و یابس کو قبول فرما کر اخبار میں جگہ دیوے تو یہہ آپکی عنایت میری منت پذیری کا باعث ہوگی - اہل کمال راہ اظہار کیا حاجت ہست منت پذیرہا و تمام از بلال غیست + نغزانش دم بدمت نگہ از دل ہر دم دم آتشیں بنا یا لفسر دو گفت سر دم +

یہاں لودیانہ میں بھی بعض صاحب کمال بالغ نظر شعر و غیرہ پہلے شعر کی شرح اور حل میں قسم قسم کی تقریریں اور تو جیہیں کر کے اپنی استعداد اور فضیلت کو پایہ ثبوت پر پہنچانا چاہا ہو سب نامور صاحبوں کے خیال کا مآل وہی ہو جو مولوی سکندر دین صاحب مدرس مدرسہ وسوبہ کی طرف سے اس سے پہلے اخبار نور افشاں میں درج ہو چکا ہو - گو حل مندرجہ اخبار کی صداقت پر ہمارے اکثر احباب کا اتفاق ہو اور اس باتفاق رائے کا زور شعر کی

دیگر گوں نوجوان کے نزدیک امکان سے باہر ظاہر کرتا ہے پر میری ناقص طبیعت کا اقتضا اس قسم کی تکلیفات اور تاویلات دیکھکے تسلیم کرنے کی اجازت نہیں دیتا اسلئے طبیعت کا تقاضا مجھے مجبور کرتا ہے کہ اپنے غور و فکر کے ثمرہ کو جو مرقومہ بالا شعروں کے معنے و مطلب دریافت کرنے سے حاصل ہوا ہے سب صاحبوں کے سامنے ظاہر کر دینے میں شرم نکروں +

واضح ہو کہ پہلے شعر میں یاروں کی بائی لفرزی اور خطائی الفکر کا منشاء ہلالی قرینہ ہے جو آدمی کے ذہن کو پڑتے ہی ماہ تمام بدر بتاتا ہے حالانکہ یہاں ماہ تمام مراد بدر سے نہیں بلکہ کامل مہینے سے مراد ہے جو ۳۰ دن کا ہوتا ہے کیونکہ سی روزہ مہینا بہ نسبت ۲۹ دن کے کامل ہے۔ جب یہہ معلوم ہوگیا تو اب میں کہتا ہوں کہ شاعر نے مصرع ثانی میں تمثیلاً کہا ہے کہ دیکھو جب مہینا پورے ۳۰ دن کا ہوگیا تو کسی شخص کو ہلال کے دیکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب ۳۰ دن پورے ہوگئے تو ہلال کے نکلنے سے پہلے ہی روز سلخ معلوم ہوجایا کرتا ہے۔ ہاں ۲۹ کا مہینا جو ناقص اور ناتمام ہے اُسکو اپنے کمال کے اظہار کیواسطے لب اظہار یعنے ہلال کے چارہ نہیں +

دوسرے شعر میں الفاظ اور معنے پر بحث کرنا مجھے چنداں ضرور نہیں کیونکہ اس شعر ثانی کا حاصل مطلب جو مولوی سکندر بیگ صاحب نے لکھا ہے میں اُسکے اُس لکھے ہوئے پر اپنا اتفاق ظاہر کرتا ہوں۔ پر اُنکی قطع و برید اور تغیر و تبدیل پہلے مصرع میں مجھے گوارا نہیں اُستاد کے نظم و نثر میں حک و اصلاح اُس شخص کو مسلم ہے جو علاوہ زباندانی کے ایسے امور میں تصرف تام رکھتا ہو۔ پس شعر کے معنے اسطرح ہونے چاہئیں کہ مستفسر صاحب کے مکتوبہ حروف کی تبدیل نہو اسلئے میرے نزدیک یہہ بہتر ہے کہ یوں معنے کئے جاویں کہ شاعر فخریہ لکھتا ہے کہ خدا کے فضل سے مجھے شعر کہنے میں کسی طرح کی دقت اور محنت نہیں پڑتی۔ صاف صاف کہے چلا جاتا ہوں کیونکہ مجھے آمد ہے نہ آورد جو موجب رنج ہو پس جب یہہ حال ہے تو اور ہمعصر شاعر میرے سامنے گدا و گدا رائج ہیں۔ اس صورت میں عطف کا نہ قائم رہنا ہے اور از چارہ بھی بیجا دخلت کا مجرم نہیں ٹھہرتا۔ اگر اب بھی

نہ بیچارہ کو ازکی بیدادی سے نقل مقام ہی کرنا ضرور ہے تو اور دی عمال کو اُنکی فریادرسی لازم ہے +

راقم
چراغ الدین مدرس اول
مشن اسکول لودیانہ

خط

رفیع الشان جناب مہتمم نور افشان دام فیضکم۔

اداب نیاز مندانہ کے بعد عرض ہے کہ دو چار اشعار حل طلب ایک قصیدہ کے ارسال کر کے مستدعی ہوں کہ کسی گوشہ اخبار میں جگہہ دیکر کمترین کو ممنون فرمائیگا اُمید کہ ان اشعار کا اندراج بیفائدہ نہوگا۔ اور وہ اشعار یہہ ہیں +

ای دارائے ملک نہ سپہر معظم + سہ پروردہ سال بخش ثانی + ای کردہ کلیم دار عدالت + آمان خدا را شبانی + با دولت تو کرات نیسان کان دولت ہست جاودانی۔ حقا کہ شود سپہر و سر بر + دی ماہ و مہم جوانی + بادی ہمہ سال شاد تا ہست + روئے رجب اصل شادمانی +

المکلف
[illegible] فرخ آبادی

خط

جناب فیضماب منبع جود الاحسان صاحب مہتمم نور افشان سلامت تسلیم۔ ایک شعر حل طلب خدمت والا میں بھیجکر یقین رکھتا ہوں کہ اُسکے درج کرنے میں آپ دریغ توجہہ نہ فرمائینگے +

شعر حل طلب

نہ سپہر چرخ بریں و اختر گل دیکھکر + دل یہہ کہتا ہے کہ لا میر اسعاد دیکھکر

راقم
ن۔ ر۔ از ضلع لاہور

اصول فلن تھروپک سوسائٹی

ناظرین اخبار میں سے کون ہے جو تکالیف مفلس کاشتکاران اور مصائب غریب مزارعان سے جو وہ اکثر ظالم ساہوکاروں اور جابر قرضخواہوں کے ہاتھ سے وقتاً فوقتاً ہمیشہ اٹھاتے ہیں واقف نہوگا۔ ہماری رحم گستر اور رعایا پرور گورنمنٹ کو کچھ عرصہ تک تو اس حال کی خبر نہوئی لیکن جب اُسکو ان ساہوکاروں کی عجیب و غریب کاروائیوں اور گوناگون نطرتوں سے کماحقہ آگاہی ہوئی تو وہ فوراً اس مظلوم تنگدست فرقہ زمینداران کو ان خونخوار بھیڑیوں کے

ظلم و تعدی کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے اور آیندہ زمینداروں کے تنکار ہونے سے روکنے کے واسطے عمدہ تدبیر اور مناسب تجاویز نکالنے کے درپے ہوئی +

گر حالت سابقہ کا حالت موجودہ کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھیں تو بے شک زمین آسمان کا فرق نظر آئیگا۔ تسپر بھی یہہ متنفی اور فطرتی فرقہ ساہوکاران اپنی کارروائی عجیب مطر تون حکمت عملی سے نکالتا ہوا معلوم دیتا ہے۔ اور بیچارے جاٹوں کو جیسا آرام چاہئے دیسا ابھی تک نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ قرضخواہ ساہوکار اپنی متواتر کارستانیوں سے دہقانوں کو برباد کرنے اُنکے زیادہ سے زیادہ زیربار کرنے۔ اُنکی تباہی کے ڈھنگ نکالنے اور اُنکی بربادی کی تدابیر سوچنے میں شب و روز بدل و جان مشغول اور ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ جہاں کوئی غریب بیچارہ شامت کا مارا اپنی حاجت براری کے لئے کچھ تھوڑا سا قرض گیر ہوا تو بس ساہوکار کی بھی پڑ سکا نام چڑھا گویا اپنے خاندان کی بربادی کا اقرارنامہ لکھ دینا۔ اپنی تمام جائیداد اور مال و متاع کا بیع اور ننگ و ناموس کا بیع کر دینا ہے۔ اب لگا حساب چلنے اور لگی رقمیں بڑھنے۔ بیچارہ مزارع جب ایک دفعہ کسی طرح پھنس گیا تو پھر اُسکو ایسا دبانے اور اسطرح پھنساتے ہیں کہ اُسکو اپنے قرض سے سبکدوش ہونے کا موقع نہیں ملتا۔ اُسکو ایسا غلطان و پیچان کرتے ہیں کہ اصل رقم کا تو کیا ذکر ہے وہ تمام عمر سود بلکہ سود در سود ہی ادا نہیں کر سکتا۔ بیچارے جاٹ چنے چبا کر اور جوکر نہایت محنت و مشقت اور صبر و مجبوری سے کھیتی کرتے ہیں لیکن اُنکی محنتوں کا پھل یہہ موٹے تازے دھوتی پوش ساہوکار بھی آرام سے بیٹھے ہوئے کھاتے ہیں۔ جب فصل تیار ہوئی تو جھٹ ڈگری کا پروانہ اور چپراسی عدالت ہمراہ لئے خود بر سر موجود ہوئے اور سب کچھ لے لوا کر زمیندار بیچارے کو پھر ویسے کا ویسا خالی ہاتھ چھوڑ دیا +

اکثر دہقان ناخواندہ ہوتے ہیں۔ یہہ ساہوکار صاحب اُنسے ایکبار رقم کبھی گھر میں کبھی تحصیل میں کبھی ضلع میں مکرر سہ کرر وصول کرتے رہتے ہیں۔ بیچارہ زمیندار تاب مقابلہ نہ لاکر تہر درویش بجان درویش کہکر اور خون جگر پی کر خاموش ہو رہتا ہے +

تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہوگا کہ بہت سے زمیندار کاشتکار مالک سے کاشتکار کا مہ بنگئے اور اُنکی زمین کے مالک اکثر یہی ساہوکار ظالم





ہیں جنہوں نے بیچارے غریب زمیندار ستم زدہ کاشتکاروں کو انکی وراثت سے محروم اللارث کر کے اپنے ہاتھ خوب رنگے ہیں۔ جب روپیہ قرض دیتے ہیں تو اکثر اول ہی بہت سا بٹہ لیتے ہیں اور کسی طرح سے انکی زمین ہاتھ آجائے اور اگر زمین پر روپیہ قرض دیتے ہیں تو گروی نامہ بھی اسطرح لکھواتے ہیں کہ اگر اتنے عرصہ تک روپیہ نہ دو تو زمین ہماری ہو جاویگی اور اسکا پیچ بیت و لعل میں ڈالتے اور باتیں بنا بنا کر ٹالتے رہتے ہیں کہ وہ موعود اور مدت شرط گذر جاوے اور پھر جھٹ دعویٰ دائر کر کے زمین کے وارث اور قابض بن بیٹھتے ہیں +

جہانتک تو عام زمینداروں کا حال ہے لیکن عیسائی زمینداروں کی مصائب اور تکالیف اس سے بھی بڑھکر ہیں۔ زمیندار کے عیسائی ہوتے یا اسکے عیسائی مذہب کی طرف راغب معلوم ہوتے ہی اسکی شامت آگھیرتی ہے۔ گاؤں کے دو چار شریر فسادی اٹھے۔ ساہوکار صاحب کو جا گھیرا اور ادھر ادھر کی گھڑت ملا کر اس بات پر آمادہ کر دیا کہ بیچارے حق پرست زمیندار کو کسی طرح سے گاؤں سے نکال دو۔ وہ بھی جھٹ ٹھوک کر تیار اور مستعد ہو جاتا ہے۔ اقسام و انواع کے ایچ پیچ اور داؤ گھات سے اسکی تمام جائیداد کو جو زمین ہی ہوتی ہے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے نام کرا لیتا ہے اور بیچارے زمیندار کو ایسی تکلیف دیتا اور اسطرح تنگ کرتا ہے کہ ناچار اسکو گاؤں چھوڑ دینے بغیر کچھ بن ہی نہیں پڑتی یہہ صرف کہنے ہی کی بات نہیں بلکہ اس حال کی اکثر نظایر بھی فی الحال تحصیل بٹالہ میں موجود ہیں +

ان محتاج اور جفاکش زمینداروں کی مدد کے لئے تاریخ ۲۰ مارچ سنہ حال پادری الیف ایچ بیرنگ صاحب کے اہتمام اور کوشش سے بمقام مارٹن کلارک بٹالہ بعنوان سوسائٹی مقرر ہوئی جسکا مفصل حال قواعد و ضوابط سوسائٹی مذکور کے مطالعہ سے جو درج ذیل ہیں بخوبی معلوم ہو سکتا ہے +

اوّل۔ اس سوسائٹی کا نام فلاں تقرر ایک سوسائٹی رکھا جاویگا

دوم۔ اس سوسائٹی کا انتظام سات ممبروں کے ایک بورڈ کے سپرد ہوگا جنکا تقرر ہر سال قریباً یکم ماہ اپریل کو ہوا کریگا +

پریزیڈنٹ (میر مجلس) اور سکرٹری کا تقرر چرچ کونسل کے اختیار میں ہوگا۔ بٹالہ کالج کے پرنسپل بھی ایک ممبر مقرر کرینگے۔ دیگر پانچ ممبر ممبران چرچ کمیٹی تحصیل بٹالہ مقرر کرینگے۔ اور ہر ایک ممبر ووٹ (رائے) دینے کا مجاز ہوگا +

مقاصد سوسائٹی

اوّل۔ مستحق مخلص عیسائیان تحصیل بٹالہ کے لئے جو کام کرنیکے قابل ہوں کام تجویز کرنا +

دوم۔ انکے اخلاق اور عادات کی اصلاح کی تدابیر سوچنا +

فرائض بورڈ

اوّل۔ تمام فنڈ اور ملکیت کا جو سوسائٹی کو ہے انتظام کرنا +

دوم۔ نو مرید عیسائیوں کی بہبودی کے لئے جو تنگی میں ہوں غور و فکر کرنا +

سوم۔ زراعت و صنعت کی ضروری ترقی میں کوئی امر ایزاد کرنا +

چہارم۔ عیسائیوں کو صفائی و کفایت شعاری اور کم خرچی کا عادی بنانا +

تنبیہ۔ تمام زر پیشگی جو بورڈ دیگا بطور قرض مناسب سود پر اور ایک خاص مدت پر دیا کئے جانیکی شرط پر ہوگا +

اگر سوسائٹی مذکور کے پاس زر بچت بچ رہے تو وہ وظیفوں کے سکول گرجوں اور تعلیمی انتظامات میں صرف کیا جاویگا +

اخبارات تار برقی

کلکتہ ۱۸ مارچ۔ گزٹ آف انڈیا میں محمد حیات خان کے مقدمے کی بابت رزولیوشن طبع ہوا ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ امیر نے کہا تھا کہ زبردستی بعض ضروری گواہوں کے بھیجنے پر میرا قابو نہیں ہو سکا صرف انہیں سے بعض کے اظہار لیکر بھیجے ہیں جو ضمیمہ گزٹ میں شایع ہوئے ان بعد رزولیوشن میں یہہ ذکر کہ گورنمنٹ نے اس مقدمے کے متعلق تمام کاغذات افسران قانون گورنمنٹ ہند کے روبرو پیش کئے جنکی یہہ رائے تھی کہ گو وہ افغانستان میں ہیں یا نہیں ہیں اس سے کوئی شہادت ظاہر نہیں ہوتی جس سے مجرم پر کوئی جرم قایم ہو سکے بجز اسکے کہ بہت خفیف جرم کسی جینے میں عاید ہو سکے پس گورنمنٹ ہند نے قرار دیا کہ جرم کے اثبات کی کوشش موقوف کرے بنا بر آن رزولیوشن ۸ جون ۱۸۸۱ء اس حد تک منسوخ ہوا جو ذکر تھا کہ بموجب ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۰ء کے تحقیقات ہو گو نہ

جنرل باجلاس کونسل پھر بھی خیال مخفی نہیں رکھ سکتے کہ جس حد پر پہونچکر یہہ مقدمہ چھوٹا اسکی حالت قابل تسکین نہیں ہے بہت بڑے بڑے جرم ایک افسر پر لگائے گئے تھے جو عزت سے اعزاز کے ساتھ سرکاری ملازمت میں تھا جسکا استحقاق یہہ تھا کہ نہایت لائق اور نہایت معتمد اس کام پر تصور کیا جائے جس پر کہ لگایا گیا تھا اور اسپر کوئی الزام نہیں لگایا گیا بعض نے یقین کیا کہ یہہ الزام صحیح لگائے گئے بعض نے کہا کہ یہہ بالکل نامناسب بدنامی کے تھے گورنمنٹ کے پاس جو ذریعہ تحقیقات کا تھا سب کی آزمایش کی قانونی افسروں کی رائے ہے کہ جوڈیشل تحقیقات سے انکی جانچ ہونا غیر ممکن ہے نتیجہ یہہ ہوا کہ جو الزام اور جرم ان پر لگائے تھے رد و ثابت نہو سکے۔ لیکن محمد حیات خان کا تعطل دور ہوا +

کیپ ٹون ۱۸ مارچ۔ مسٹر [illegible] میں گفتگو کی اور کہا کہ انکا مصمم ارادہ ہے کہ بسوٹو لینڈ میں تھوڑی سی فوج اس غرض سے رکھیں کہ وہ قانون کی تعظیم کریں +

لودیانہ

ہم نہایت ہی خوشی سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ میلہ گھوڑ جسکو ہمارے ہر دلعزیز اور رعایا پرور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے رفاہ عام کی خاطر جاری فرمایا تھا روز بروز ترقی پر ہے چنانچہ اب کے جو میلہ ہوا اسمیں خلقت کا نہایت ہی ہجوم تھا اور بازاری چیزیں بھی اپنی اپنی حیثیت کے موافق اب فروخت ہونے لگی ہیں۔ ہمکو امید ہے کہ اس میلہ سے صنعت کاری و دستکاری کو بھی فایدہ پہونچیگا اگر حسب منشاء جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے اس میلہ میں کارروائی ہو۔ با وجود اسکے کہ ملک کے یہہ امر مسلم ثبوت ہے کہ انسان کی تفریح طبع کی خاطر اس قسم کے میلے ہونے سے نہایت ہی فایدہ ہوتا ہے اور لوگوں کی پژمردہ طبیعتوں کو ایک قسم کی تازگی حاصل ہوتی ہے کہ جسکے حصول سے انسان ہر امر میں تندہی سے کام کر سکتا ہے ہمکو یاد ہوگا کہ جب ہمارے شہر کے رؤسا نے حسب مرضی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تفریح طبع کھیلوں کی فہرست دی تھی جسمیں ناچ بھی شامل تھا اگر ہمارے باخبر اور تہذیب کے پھیلانے والے

ڈپٹی کمشنر بہادر نے لفظ ناچ کو قلم انداز کروا دیا تھا۔ ہمکو اِس میلہ کی تمام کارروائی پسند ہی مگر اعتراض ہی تو ناچ پر ہی جو دو سببوں سے نامناسب معلوم پڑتا ہی۔ اوّل تو اِسکے ذاتی نقصانات اِس قسم کے ہیں کہ اِنسان کو بالکل خراب کر ڈالتے ہیں۔ اِسکے ثبوت میں ہم ایک آرٹیکل بعنوان رنڈیوں کا ناچ ایک اخبار سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو ایک ہندو تعلیم یافتہ دیسی کا لکھا ہوا ہی اور وہ یہہ ہی۔ کہ غور سے دیکھا جاوے تو ہمارے ہموطنوں کی ترقی میں سب سے بڑی مانع چیز رنڈیونکا ناچ ہی۔ جو جسمانی اور روحانی اور دماغی قوتوں کے جوش اور سرگرمی کو بےطرح برباد کرتا ہی۔ یہی ایک جوانمرد بہادر آدمی کو بیکار عورت کا ایسا بیدام غلام بنا دیتا ہی کہ وہ اپنے فایدہ اور نقصان کی تمیز نہیں کر سکتا۔ اسی سے ایک عالم اور سمجھدار اپنی تمام عقل سے دست بردار ہوکے بھی جھنجھنا بجاتا ہی۔ اِس سے ہزارہا بھرے پورے گھر بگڑ گئے ہیں۔ ہزارہا نوجوان اپنی بیش قیمت جوانی کو کھو ہمارے لئے سبق چھوڑ گئے ہیں۔ ہزارہا نیک اور پاک عورتیں بدبختی میں پڑکر بڑے بڑے دکھ اور درد کا شکار ہو گئی اور مر رہی ہیں اور خاص اسی سبب سے ہزارہا ہر روز اپنی پاکدامنی میں دھبا لگانے کو مجبور ہو رہی ہیں۔ اسی سے لکھوکھا تعلیم یافتہ نوجوان جو ہماری اُمیدوں کے شگوفے اور ملک کی ترقی کے ہونہار پودے تھے راج روگ کے نیچے میں پڑکر جھڑ کر تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں۔ اور پھر بھی افسردہ دلوں کی وہی قدر۔ بلکہ اُس سے بھی بڑھکر نظر آ رہی +

کوئی پوت ہندوستان کا ابھی تک ایسا پیدا نہیں ہوا جو اِس ستیاناسی آفت کو مٹانے کا بیڑا اُٹھائے! ہند کی کل اولاد اِس بدکاری کی آگ میں پڑکر دیکھتے دیکھتے راکھ ہو رہی ہی۔ تس بھی ہائے ہم آنکھ موند کر اس عام آتش زدگی کیواسطے کسی زبردست انجن سے کام نہیں لیتے توبہ۔ جس عورت کا چالچلن نہایت مکروہ خیالات نہایت خبیث حرکات نہایت بےشرم اور صحبت خلاف ایمان ہی۔ دیکھو زمانے کا پھیر کہ۔ وہی عورت اسوقت ہر ایک کے نزدیک عزیز سمجھی جا رہی ہی۔ یہانتک کہ کوئی نیک یا خوشی کا کام نہیں جسمیں سب سے پہلے اُسکو نہ بلوایا جاتا ہو۔ تو بتلائیے پاکدامن عورت کا کون حافظ ہی۔ کیا ہم ایسے ہی بےعقل بیوقوف ہو گئے ہیں کہ اِن باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور پاگلوں کی طرح اِسکا پیچھا کر رہے ہیں! اِن بُرے کاموں کے ستیاناسی نتیجوں کو دیکھ ہمارا جی کانپ اُٹھتا ہی اور اُن نیک باشرم عورتوں کے دُکھ اور آہوں کو یاد کرکے جو اِس اندھا دھند میں پس رہی ہیں بےساختہ آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور سوائے ہائے ہائے کے اور کچھ مُنہہ سے نہیں نکلتا +

ہائے قسمت۔ کیا حیا اور شرم رکھنے اور ست پر قایم رہنے کا نتیجہ یہی ہی کہ دُکھ اور درد سہے اور بےعزتی ہو۔ اور بےشرم بےحیا کی سزا یہہ ہی کہ نہ فقط عیش و آرام سے زندگی بسر کریں بلکہ ہر جگہہ عزت بھی پائیں! ہمیں بیشک قسمت کا کچھ قصور نہیں۔ یہہ سب ہمارے ہی بُرے کاموں کا نتیجہ ہی۔ جسکی سزا ضرور بر ضرور روز محشر کو ہمیں پانی پڑے گی +

ہمکو اُمید تھی کہ ہمارے نئے تعلیم یافتہ نوجوان۔ جو انگلشڈ ہو جانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پُرانے لیک پیٹن واسوں کی اِس لیک پیٹن کو چھوڑ دینگے کیونکہ اُن امور میں وہ "اولڈ فولز" کہکر اُنکی ہنسی کیا کرتے ہیں۔ لیکن نہایت ہی رنج کا مقام ہی کہ۔ اُنہوں نے لیک پیٹن واسوں کی اِس بد رسم کو بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا ہی اور اِسمیں تن من سے پیوستہ ہیں +

بےشک اُن لوگوں کے سامنے تو یہہ تحریر اندھے کو آئینہ ہی جو یہہ کہتے ہیں کہ رنڈی کا ناچ اور رنڈی بازی شروع سے چلے آتے ہیں اور خدا نے بہشت کو بھی حوروں کے بغیر نہیں بنایا۔ ایسے لوگوں سے اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ تمہارا یہہ کلام اور تمہارا یہہ کام اور تمہارا وہ بہشت تمہیں کو مبارک ہو اور تم اپنے اولاد کو بیشک اِس بہشت کے راہی بناتے جاؤ +

اب بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم ناچ میں بیٹھ کر کچھ عرصہ راگ اور ناچ سے اپنے دل کو خوش کریں تو اُسمیں کیا نقصان ہی۔ بیشک ناچ اور راگ نہایت عمدہ چیزیں ہیں۔ لیکن وہ بُرے لوگوں کے ہاتھ میں پڑنے سے مکروہ ہو جاتی ہیں۔ ناچنے اور گانے کے وقت رنڈیاں جس ناز و انداز کو کام میں لاتی ہیں اُنسے بڑے بڑے خدا دوستوں کے بھی دل ڈول گئے تو پھر ہم اور آپ کون ہیں جنکے دل میں اُنسے بُرا نتیجہ پیدا ہو۔ یہہ ناچ [illegible] اُسکا اثر معلوم دیتا ہی۔ اگر ہم یہہ مان بھی لیویں کہ دو چار لوگ ایسے بچے رہ سکے ہیں کہ اُنپر ایسے ناچ رنگ کچھ اثر نہیں ڈال سکتے۔ تو کیا عوام الناس ایسے ہو سکتے ہیں کہ وہ بھی اِس مرض کے اثر سے بچ سکیں +

دوسرا سبب اِسکے نامناسب ہونیکا یہہ ہی کہ یہہ ہمارے ڈپٹی کمشنر بہادر کے خلاف منشا ایسا امر واقع ہوتا ہی جسکا ثبوت اُنکا لفظ ناچ کو قلم انداز کروانا ہی +

ہمکو یقین ہی کہ وہ تعلیم یافتہ اور دانا بھائی جنکے دل علم کے جوہر سے منور ہو گئے ہیں ایک بار اِس رسم بد کی طرف بھی توجہ فرماوینگے اور اُسکے فوایدوں کو نقصانات سے ایک دفعہ مقابلہ کرینگے اور اِس کیڑے کو جو مثل گھن کے اِس میلہ کے فواید پر اپنا کام کر رہا ہی مار کر پھینک دینگے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا